کر لیا جو دنیوی وسائل کے لحاظ سے اس سے کم تر درجے کا تھا، لیکن لڑکی راضی نہیں ہے تو پھر کیا ہو گا؟
دونوں صورتوں کا حکم ایک ہے کہ پھر کسی ایسے شخص کو منتخب کیا جائے جس پر دونوں راضی بھی ہوں اور وہ لڑکی سے دنیوی درجہ میں کم تر بھی نہ ہو۔ اگر ایسی صورت پر اتفاق نہ ہو سکے تو پھر لڑکی کی رضا مقدم ہو گی بشرطیکہ لڑکا درجے میں اس سے کم تر نہ ہو۔ اس شرط کی وجہ یہ ہے کہ لڑکی کو شوہر کے تابع ہو کر رہنا ہے اور تابع کے لیے ضروری ہے کہ وہ ایسی پوزیشن میں ہو کہ متبوع کی اتباع کر سکے، اس کی طرف سے کوئی بھی رکاوٹ نہ ہو اور خاندان کی طرف سے بھی رکاوٹ نہ ہو۔ دنیوی، دینی اور اخلاقی لحاظ سے درجات کا فقہانے جو اعتبار کیا ہے اس پر شروع دن سے تعامل ہے۔ دینی اور اخلاقی حیثیت کے ساتھ پیشے کی حیثیت کو اس حد تک شریعت نے ملحوظ رکھا ہے کہ اگر لڑکی ان حیثیتوں میں لڑکے سے فائق ہو تو پھر مشورے اور اتفاق سے نکاح ہو، اس کے بغیر لڑکی نکاح نہ کر سکے۔ اس میں لڑکی، لڑکے اور دونوں خاندانوں کا فائدہ ہے اور نکاح کے رشتے کے دوام اور استحکام کا موجب ہے۔

دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ اس سے دنیوی سہولتوں میں فرق پڑتا ہے۔ ایک حجام و دھوبی اور صفائی کے پیشے سے تعلق رکھنے والے شخص کو اٹھنے بیٹھنے اور رہن سہن کی وہ سہولتیں حاصل نہیں ہوتیں جو ایک علمی گھرانے کی چشم و چراغ لڑکی کو حاصل ہوتی ہیں۔ ایسی صورت میں اگر نکاح ہو گیا تو کتنی دیر تک گزارہ ہو سکے گا؟ لڑکی کے رشتے دار کتنے عرصے تک تعلقات قائم رکھ سکیں گے؟ اس کے مقابلے میں اگر باہمی مشورے اور رضامندی سے ایسا ہو تو پھر امید پیدا ہو جاتی ہے کہ رشتہ مستحکم رہے گا اور لڑکی اور اس کے اولیا مشکلات برداشت کرنے کے لیے تیار رہیں گے۔ اس لیے ہمیشہ دین دار لوگ بھی اپنی لڑکی کے لیے رشتہ دیکھتے وقت دینی حیثیت کے ساتھ دوسری سہولتوں کو بھی پیش نظر رکھتے ہیں۔ دوسری سہولتوں کو پیش نظر رکھنا دین کے منافی نہیں ہے کیونکہ دین اس کی اجازت دیتا ہے۔ دین تو صرف اس بات کی مخالفت کرتا ہے کہ دین کو نظرانداز کر کے محض دنیوی حیثیتوں کی بنا پر رشتے کیے جائیں یا دنیوی حیثیتوں کو فضیلت، مقام و مرتبے کا معیار سمجھا جائے (مولانا عبدالمالک)۔

اہم گزارش: اس رسالے میں اشتہار دینے والے اداروں یا افراد سے معاملات کی کوئی ذمہ داری ماہنامہ ترجمان القرآن کی انتظامیہ کی نہیں ہے۔ قارئین اپنی ذمہ داری پر معاملات کریں۔ (ادارہ)